سچا اِنصاف

حضرت عمرؓ مسلمانوں کے خلیفہ تھے، آپ اپنے فرض سے خوب واقف تھے۔ اِس لئے اُسے پورا کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیتے تھے، دن میں تو آپ اپنا فرض ادا کرنے میں لگے ہی رہتے تھے، رات میں بھی بہت کم آرام فرماتے تھے اور زیادہ تر رعایا کی خبر گیری کے لئے گشت لگایا کرتے۔

آپ کے بارے میں یہ واقعہ بڑا مشہور ہے کہ ایک رات آپ گشت میں نکلے۔ چلتے چلتے دور نکل گئے۔ راستے میں ایک جھونپڑی پر نظر پڑی۔ قریب پہنچے تو دیکھا کہ جھونپڑی کا دروازہ کھلا ہے۔ سامنے چولہے پر ہانڈی چڑھی ہوئی ہے اور اس کے بچے رو رہے ہیں۔ عورت انہیں بہلا رہی ہے مگر وہ کسی طرح خاموش

نہیں ہوتے۔ بچوں کو روتا بلکتا دیکھ کر حضرت عمرؓ کا دل بھر آیا۔ آپ قریب گئے دیر تک دیکھتے رہے مگر آپ کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ ماجرا کیا ہے؟ آخر عورت کے پاس جا کر بچوں کے رونے کا سبب پوچھا۔ اُس نے بتایا کہ بچے بھوک کے مارے بلک رہے ہیں۔

انہیں کھانا کیوں نہیں کھلاتیں؟ حضرت عمرؓ نے پوچھا! ''میں اتنی دیر سے کھڑا دیکھ رہا ہوں کہ چولہے پر ہانڈی چڑھی ہے، آخر یہ کب تیار ہوگی''؟

''ہانڈی میں کچھ نہیں ہے۔'' عورت نے جواب دیا۔ ''بچوں کو بہلانے کے لئے صرف پانی چڑھا دیا ہے، چاہتی ہوں کہ کسی طرح انہیں نیند آجائے اور یہ سو رہیں۔''

حضرت عمرؓ نے دیکھا تو واقعی ہانڈی میں صرف پانی اور کچھ کنکریاں تھیں۔ اس عورت کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا، بچے بھوک سے بے حال ہو رہے تھے۔ ان کی تسلی کے لئے عورت نے چولہا جلا کر ہانڈی میں پانی اور کنکریاں ڈال دی تھیں تا کہ بچے یہ سمجھیں کہ کھانا پک رہا ہے، کچھ دیر میں نیند آجائے گی اور یہ سو رہیں گے۔ پھر کسی نہ کسی طرح رات کٹ جائے گی، عورت بے چاری بیوہ تھی، بچے لاوارث اور یتیم تھے۔ گھر میں کمانے والا کوئی نہ تھا۔ بیت المال سے بھی اب تک کوئی وظیفہ نہیں ملا تھا۔

آپ نے درد بھرے لہجے میں کہا:

''بی بی! تم نے خلیفہ کو اطلاع کیوں نہ دی؟''

عورت: ''میرے اور عمرؓ کے درمیان اللہ فیصلہ کرے گا۔ میں عورت ذات کس سے کہتی پھروں۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کی خبر گیری کرے۔ اگر وہ اپنا فرض پورا نہیں کر سکتا تو وہ خلیفہ کیوں بن گیا؟''

حضرت عمرؓ پر جیسے بجلی گر گئی۔ یہ سُن کر وہ فوراً بیت المال پہنچے۔ وہاں سے آٹا، گھی اور کھجوریں اپنی پیٹھ پر لاد کر چلنے لگے تو آپ کے غلام نے کہا۔!

"امیر المومنین! آپ کیوں تکلیف کر رہے ہیں۔ لایئے میں پہنچا دوں۔"

حضرت عمرؓ نے کہا "نہیں! جب قیامت میں تم میرا بوجھ نہیں اُٹھا سکتے تو آج میں تم سے اپنا بوجھ کیوں اُٹھواؤں۔"

یہ کہہ کر آپ سارا سامان خود لاد کر اُس عورت کے پاس پہنچے۔ خود بیٹھ کر آگ پھونکی۔ کھانا تیار کر کے بچوں کو پیٹ بھر کھلایا۔ بچے ہنسی خوشی سو گئے۔

چلتے وقت عورت نے کہا:

"خلیفہ بننے کے لائق تو تم ہو نہ کہ عمرؓ"

حضرت عمرؓ بولے "بی بی معاف کرنا عمرؓ میں ہی ہوں۔ مجھ سے واقعی غلطی ہوئی کہ اب تک تمہاری خبر نہ پوچھی۔"

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے بیت المال سے عورت اور بچوں کا وظیفہ مقرر کر دیا۔